عقائد صحیحہ کے بیان میں

قابل قدر تحفہ

# شمع ہدایت

عبدالرزاق بھترالوی ہزاروی

مکتبہ ضیائیہ

الحبیب مارکیٹ

بوہڑ بازار

راولپنڈی

عقائدِ صحیحہ کے بیان میں قابلِ قدر تحفہ

# شمعِ ہدایت

— تالیف —

عبدالرزاق بھترالوی حطاروی

خطیب جامع مسجد غوثیہ ایف 6-1

اسلام آباد

— ناشر —

مکتبہ ضیائیہ ◉ بوہڑ بازار راولپنڈی

نام کتاب ——— [illegible]ہیت

تالیف ——— عبدالرزاق بھترالوی حطاروی

ناشر ——— مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار راولپنڈی

خطاطی ——— فیض رسول بھٹہ

پرنٹر ——— گنج شکر پرنٹرز لاہور

قیمت :

اس عقیدہ کا بہتان لگا کر اپنی عاقبت کو خراب کیا جائے۔
اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں۔ اگر مالک حقیقی اپنے فضل وکرم سے اپنے صفاتی اسماء سے کسی کو متصف کر دے تو یہ اس کی شانِ کریمی ہوگی نہ کہ شرک کیونکہ ربِ قدوس کی وُہ صفات ذاتی ہوں گی اور انبیاء کرام کی عطائی۔

## انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ناموں سے مشرف فرمایا

اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی حلیم۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو رب نے یہ صفت عطا فرمائی اور کہا۔
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ ۝ بیشک ابراہیم علیہ السلام حلیم ہیں۔
اللہ تعالےٰ حفیظ اور علیم حضرت یوسف علیہ السلام حفیظ اور علیم قرآن پاک میں ہے۔
اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ (حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا) بیشک میں حفیظ اور علیم ہوں۔
اللہ تعالیٰ صادق الوعد اور اسمعیل علیہ السلام صادق الوعد ہیں قرآن پاک میں ہے۔
اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ بے شک وہ (حضرت اسمعیل علیہ السلام) صادق الوعد تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کریم اور قوی موسی علیہ السلام کو بھی کریم اور قوی کہا۔

اللہ تعالیٰ صبور حضرت ایوب علیہ السلام صابر جو بمعنی صبور ہے

اللہ تعالیٰ علیم اور حلیم ہے حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بھی رب قدوس نے علیم اور حلیم بنایا۔

## اللہ تعالیٰ کا حضور کو اپنے ناموں سے مشرف فرمانا

مدارج النبوت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے چند ایسے اسمار گرامی ذکر فرمائے جن کے متعلق آپ نے فرمایا یہ وہ اسمار گرامی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک علیہ التحیۃ والثناء کو عنایت فرمائے جن کا آیات کریمہ یا احادیث صحیحہ میں ذکر ہے۔ وہ بالاختصار ذکر کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے اسمار میں ایک اسم گرامی حمید ہے اس کا معنی محمود ہے یعنی تعریف کیا ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی تعریف خود بھی فرماتا ہے اور تمام کائنات بھی اس کی تعریف کرتی ہے۔ اس طرح حمید کا دوسرا معنی حامد ہے یعنی تعریف کرنے والا کیونکہ وہ اپنی ذات اور اعمال طاعت کی تعریف فرمانے والا ہے اس لئے حامد ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی محمد ہے جس کا معنی احمد

اور محمود ہیں۔ حامد و محمود اور احمد و محمود کا ایک ہی معنی ہے۔
اسماءِ الٰہی میں سے الرؤف الرحیم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ آپ مومنوں پر بہت زیادہ رحم کرنے والے، مہربان ہیں۔

اسماءِ الٰہی میں سے اَلْحَقُّ الْمُبِيْنُ ○ حق بمعنی موجود وثابت۔ اس کا امر متحقق ہے اور مبین اس لیے کہ اس کی الوہیت کا حکم اس کی حقانیت کی واضح دلیل ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ ○

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق تشریف لے آیا اور فرمایا

حَتّٰى جَآءَكُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ

یہاں تک کہ تمہارے پاس حق تشریف لے آیا اور یہ رسول ظاہر فرمانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حق اور مبین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حق اور مبین ہیں۔ اسماءِ الٰہی سے نور ہے نور کا معنی نور والا، نور کو پیدا کرنے والا زمین و آسمان کو منور کرنے والا۔

عارفوں کے دلوں کو اسرار و ہدایت سے منور کرنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

بیشک تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور اور کتاب روشن آئی

آپ نور ہیں کیونکہ احکام الٰہی کو واضح کرنے منور کرتے والے ہیں۔

مسلمانوں، عارفوں کے دلوں کو منور کرنے والے ہیں خیال رہے کہ یہاں کتاب مبین سے مراد بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے اس کی تفاسیر کے حوالہ سے اپنی کتاب تسکین الجنان میں بہت زیادہ وضاحت کی ہے نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد قرآن پاک معتزلہ کا مذہب ہے اسماء الٰہی میں سے ایک نام الشہید ہے۔ جس کا معنی قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے جاننے والا بیان کیا ہے اور ایک قول میں اس کا معنی "لوگوں پر گواہ ہونا" کیا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہد اور شہید فرمایا گیا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا شَاهِدًا ۝

(نہیں بھیجا آپ کو مگر شاہد) یعنی جاننے والا امت کے احوال و اعمال کو حاضر ہو کر دیکھنے والا۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۝

یہ رسول تم پر گواہ ہیں۔

جب تمام امتیں اپنے رسولوں کی تبلیغ کا انکار کر دیں گے تو امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر گواہی دے گی اور نبی کریم

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکرم ہیں آپ نے فرمایا۔
اَنَا اَکْرَمُ اَوْلَادِ اٰدَمَ ٥ میں سب سے زیادہ مکرم ہوں۔
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری، باطنی، ذاتی، صفاتی طور پر کرم سے متصف ہیں۔ اسماءِ الٰہی میں سے ایک نام العظیم ہے جس کا معنی جلیل الشان ہے یعنی اس کے سوا تمام چیزیں اس سے کمتر ہیں وہ تمام سے بلند شان کا مالک ہے۔
اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا:
"وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" ٥
یقیناً آپ کے اخلاق عظیم ہیں۔
اور توریت میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پہلے سفر کے ضمن میں ہے۔ "سَتَلِدُ عَظِيْمًا لِاُمَّةٍ عَظِيْمَةٍ"
(عنقریب اس کی عظمت والی والدہ کے لیے عظیم فرزند پیدا ہو گا) چونکہ جس کی صفات عظیم ہوں اس کی ذات بھی عظیم ہوتی ہے۔
اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عظیم ہیں۔
اسماءِ الٰہی میں سے ایک نام الجبار ہے اور جبار کے معنی مصلح، قاہر، برتر، عظیم الشان اور متکبر۔ اور زبور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نام سے یاد فرمایا گیا ہے اور فرمایا۔ تَقَلَّدْ اَيُّهَا الْجَبَّارُ سَيْفَكَ فَاِنَّ نَامُوْسَكَ وَشَرِيْعَتَكَ مَقْرُوْنَةٌ بِهَيْبَتِكَ ٥ تلوار کو گردن میں اس لیے آویزاں رکھتے ہیں کہ آپ کی ناموس اور آپ کی شریعت ہیبت

سے ملی ہوئی ہے۔ جبار کے تمام معنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں
صادق آتے ہیں کیونکہ آپ نے اپنی امت کی ہدایت و تعلیم کے ذریعے
اصلاح فرمائی۔ اور اپنے قہر سے دشمنانِ دین کو مغلوب فرمایا۔
اور علو مرتبت اور عظیم منزلت کی وجہ سے تمام انسانوں پر آپ کی
بڑائی حاصل ہے باوجود اس کے کہ آپ کو بڑائی حاصل ہے لیکن آپ سے
تکبر اور بڑائی کے ظاہر کرنے کو منع فرمایا گیا کہ آپ عجز و انکساری کو ظاہر
فرمائیں اس لیے فرمایا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۞
آپ ان پر تکبر فرمانے والے نہیں۔
اسماءِ الٰہی میں سے الخبیر ہے جس کا معنی کسی چیز کی حقیقت کو جاننا۔
یا اس کا معنی خبر دینے والا۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا:۔ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۞
اسے تم خبیر سے معلوم کرو۔
اللہ تعالیٰ نے کائنات اور اپنی معرفت کا عظیم علم آپ کو عطا
فرمایا۔ اس لحاظ پر آپ جاننے والے ہیں اور اپنی امت کو تمام خبروں
کا علم عطا فرمایا جن کے بتانے اور خبر دینے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے
آپ کو اجازت تھی۔ اس لیے آپ خبر دینے والے ہیں۔
اسماءِ الٰہی میں سے ایک نام الفتاح ہے۔ اس کا معنی حاکم ہونا،
رزق و رحمت کے دروازے کھولنے والا۔
قلوب و بصائر کو معرفت حق کے لیے کھولنے والا۔ اور مددگار بھی اس

کا معنی آیا ہے جیسے فرمایا۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ٥

اگر تم مدد مانگو تو بے شک تمہارے پاس مدد آگئی۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فاتح ہیں۔ ابوہریرہ اور ابو عالیہ وغیرہ سے مروی ہے۔

وَجَعَلْنَاكَ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا ٥

ھم نے آپ کو فاتح اور خاتم بنایا لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لیے رحمت کے دروازے کھولنے والے ہیں اور حق کے ناصر ہیں یعنی دین و ایمان کے نصرت دینے والے ہیں۔

اسماء الٰہی میں سے ایک نام شکور ہے۔ اس کا معنی عمل قلیل پر جزاء کثیر دینا اور فرماں برداری پر تعریف و توصیف کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی باذنِ الٰہی شکور سے اپنی توصیف فرمائی اور فرمایا۔

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ٥

کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا معترف اور ان کی قدر و قیمت کو جاننے والا اور حمد و شکر بجالانے والا ہوں۔ اسماءِ الٰہی میں سے العلیم۔ علام۔ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ٥

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت علم سے بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

"اے محبوب" جو کچھ تم نہ جانتے تھے وہ سب تمہیں بتایا اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے۔ اور ارشاد فرمایا:۔

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۝

وہ تمہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔

اسماءِ الٰہی میں سے اَلْاَوَّلُ اور اَلْاٰخِرُ ہیں الاول کا معنی اپنے وجود میں سب سے پہلے اور الاخر کا مطلب مخلوق کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہنے والا۔ حقیقی معنی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نہ اول ہے اور نہ آخر ہے۔ کیونکہ وہ قدیم ہے اور قدیم کے لیے اولیت اور آخریت نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق عالم میں اول انبیاء ہیں اور بعثت میں ان سب کے آخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولیت کو ذکر فرمایا۔ ارشاد گرامی ہے۔ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ میں اول ہوں جن کے لیے زمین شق ہو گی۔

---

وَاَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ ٥

میں سب سے اول جنت میں داخل ہوں گا اور اول شفاعت کرنے والا اور اول مقبول الشفاعتہ ہوں۔

اسمارِ الٰہی میں القوِیّ اور ذوالقوۃ المتین ہیں ان کے معنی قادر کے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی۔ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ ٥

قوت والا صاحب عرش کے قریب قیام فرمانے والا۔ مفسرین کے نزدیک یہ صفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

بعض کے نزدیک اس سے مراد جبرائیل یا دونوں کی یہ صفت مشترک ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ صفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نہیں۔

اسمارِ الٰہی میں سے صادق ہے اور حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف صادق اور مصدوق سے آئی ہے۔

اسمارِ الٰہی سے ولی اور مولیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ٥

اللہ اور اس کا رسول تمہارا ولی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ ٥

میں ہر مومن کا ولی ہوں۔

اور آپ نے فرمایا:۔ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ○

جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علی مولیٰ ہیں ۔ یعنی جس سے میں محبت کرتا اس سے علی محبت کرتے ہیں۔ جس کی میں امداد کرتا ہوں اس کی علی امداد کرتے ہیں ۔

اسماءِ الٰہی سے عفو ہے جس کا معنی معاف کرنے والا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عفو کا حکم دیا۔

ارشاد فرمایا :۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ○

عفو کو لازم کرو اور نیکی کا حکم دو ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تند مزاج ، بدخلق نہیں بلکہ معاف کرنے والے ہیں ۔

اسماءِ الٰہی سے الھادی ہے اس کا معنی ہے راہ دکھانے والا۔ بندوں سے جو سوال کرے اسے توفیق دینے والا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ۔

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ ط وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اس طرح بیان فرمائی

وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○

یقیناً آپ سیدھی راہ کی ہدایت فرماتے ہیں۔

اسماءِ الٰہی سے المؤمن المہیمن ہے۔ بعض کے نزدیک دونوں کا ایک معنی ہے۔ یعنی اپنے بندوں سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے والا۔ اور اپنے قول کی تصدیق کرنا کہ وہ حق ہے۔

اور بعض کے نزدیک اپنی ذات کی یکتائی اور اپنی الوہیت کا امین ہونا مؤمن ہے اور شاہد و حافظ ہے اس لیے مہیمن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی امین ہیں قبل از نبوت اور بعد از نبوت آپ امین ہونے میں مشہور ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت امین سے فرمائی اور ارشاد فرمایا:۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝

اور آپ کی مدح میں ایک شعر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جس میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کا اسم گرامی مہیمن ذکر کیا ہے۔ صاحب مواہب نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۝

اور ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی جو ان کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور آپ اس پر نگہبان ہیں۔

مجاہد نے ذکر کیا ہے کہ اس جگہ مہیمن سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں گویا کہ اس طرح فرمایا:۔

جَعَلْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ٥

اے محمد ہم نے آپ کو اس پر نگہبان بنایا۔

پہلے جو دونوں (مؤمن مھیمن) کا ایک معنی بیان کیا گیا ہے یعنی تصدیق کرنا اس معنی کے لحاظ سے بھی آپ مؤمن اور مھیمن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ٥

اسماءِ الٰہی میں سے ایک نام مقدس ہے جس کا معنی ہر عیب سے پاک اور سمت وجہات سے پاک ہے اور پہلے انبیاء کرام کی کتب میں آپ کا نام بھی مقدس مذکور ہے۔ یعنی آپ گناہوں سے پاک وصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ط

یعنی آپ گناہوں سے پاک ہیں کیونکہ آپ کی وجہ سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بھی معاف ہو گئے۔ تو آپ یقیناً گناہوں سے پاک وصاف ہیں اس لیے آپ مقدس ہوئے۔

اسماءِ الٰہی میں سے ایک نام العزیز ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ سب پر غالب ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں۔ یا اس کا معنی کہ اس کی کوئی نظیر نہیں یعنی کوئی اس کے مشابہ نہیں اور یہ صفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ ٥

اللہ اور اس کے رسول کے لیے عزت ہے۔

اگرچہ اس کے بعد مومنین کا ذکر بھی ہے یعنی اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے لیے عزت ہے لیکن عزیز نام اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو عزت بغیر کسی کی عطار کے حاصل ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت اللہ تعالیٰ کی عطار سے حاصل ہے لیکن براہ راست مستقل طور پر اور مومنوں کو عزت مستقلاً حاصل نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیلہ سے حاصل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک کی دوسری آیۃ کریمہ میں بھی عزیز کہا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ ٥

لیکن اس صورت میں ہو گا جب وقف عزیز پر ہو جیسا کہ شیخ نے اس اس پر وقف کرنے کے جواز کو بیان کیا ہے۔

**تنبیہ** شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں اس بحث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کم سمجھ والے حضرات اور جن کو زیادہ وہم ہوتا ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام یا دوسرے انبیار کرام کے نام کس طرح اللہ تعالیٰ کے اسمارِ گرامی سے مشترک ہیں؟ ان کے اس وہم کا ازالہ کرتے

ہوئے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ ان میں مماثلت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کوئی اس کے مشابہ نہیں ۔ کیونکہ اس کی ذات وصفات قدیم ہیں، حادث نہیں۔ مخلوق کی ذوات اور صفات حادث ہیں ، قدیم نہیں اللہ تعالیٰ کی صفات اس کو کسی کی عطا سے حاصل نہیں ہوئیں بلکہ اس کی صفات ذاتی ہیں ۔ لیکن انبیاء کرام کی یہ صفات عطائی ہیں ، ذاتی نہیں ۔ اللہ تعالیٰ مشابہت اور مماثلت سے پاک ہے ۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کے مثل کوئی ذات نہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے مماثل کوئی صفت نہیں اللہ تعالیٰ کے فعل کی مثل کوئی فعل نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مشابہ کوئی نام نہیں اس پر اللہ تعالیٰ کا اپنا ارشاد کافی ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مماثلت کی نفی ان الفاظ مبارکہ سے کی ہے ۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۝

اس کی مثل کوئی شی نہیں ۔

ہاں البتہ الفاظ میں ظاہری مشابہت سے اور اس کے اپنے فضل و کرم سے انبیاء کرام کو یہ صفات عطا کی گئی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے جو خیال اور وہم تصور، عقل سے ماوراء ہے اس لئے کہ یہ انسانی خیالات اور تفکرات تمام حادث ہیں حادث جو اپنے وجود میں غیر کا محتاج ہو یعنی اس کے موجود کرنے والا کوئی ہو۔ جو اسے معرضِ وجود میں لائے اور حادث کی ابتداء ہوتی ہے

پہلے موجود نہیں ہوتا پھر موجود ہوتا ہے۔ اس کی انتہا بھی ہوتی ہے یعنی فنا بھی ہو جاتا ہے۔

قدیم جس کی نہ ابتدار ہو نہ انتہا ہو۔ اسے کوئی موجود کرنے والا نہ ہو۔ حادث اور قدیم کے فرق کو سمجھنے کے بعد روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے اور انبیار کرام مخلوق ہیں۔ ان میں کوئی مشابہت و مماثلت نہیں یہی اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی اور انبیار کرام کے اسمار میں فرق ہے۔

انبیار کرام کی صفات حادث اور اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم۔

اللہ تعالیٰ امتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو شرک سے محفوظ رکھے۔

"آمین ثم آمین"